شریعت بل

اور موجودہ حکومت کی ذمہ داریاں

پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو نظریاتی اساس پر قائم ہوا اور اس کے حصول کے وقت پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرے بلند ہوئے اور عوام الناس نے بھی صرف اسلام کی خاطر بے پناہ قربانیاں دے کر اس کو حاصل کیا اور جان و مال عزت و آبرو کو پاکستان کے بنے پر نچھاور کیا۔ کیوں کہ قیام پاکستان کے وقت عوام الناس کی ایک ہی امنگ اور آرزو تھی کہ اس پاک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کے قوانین کا نفاذ ہوگا جس سے انہیں امن و سلامتی اور تحفظ فراہم ہوگا اور ہر شخص پُر سکون ماحول میں زندگی بسر کر سکے گا لیکن تنتالیس (۴۳) سال گزرنے کے باوجود یہ آرزو اور تمنا پوری نہ ہوسکی اور نہ جانے کتنے بزرگ، نوجوان یہی تڑپ اور خواہش لے کر جہان فانی کو خیر باد کہہ گئے جو پاکستان کو ایک اسلامی ریاست دیکھنے کے آرزو مند تھے۔ نہ جانے کتنی ایسی مائیں اور بہنیں ہیں جن کے خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک برسرِ آنے والے حکمران نے اس قوم کو محض نعروں پر ہی ٹرخایا ہے اور شریعت کے نفاذ میں ذرا بھی مخلص نہ ہوئے اور نہ ہی اس کی کوئی عملی شکل سامنے آئی۔ بدقسمتی سے انتخابات کے موقعہ پر دینی اور سیاسی جماعتوں نے یہی وعدہ کر کے ووٹ حاصل کیے کہ ہم برسر اقتدار آکر نفاذ اسلام کے عمل کو مکمل کریں گے اور خاص کر گزشتہ ایک عشرہ سے تو شریعت بل کی شکل میں ایک مسودہ بھی تیار کر لیا گیا ہے اور سینٹ نے اس کی دو مرتبہ منظوری بھی دی لیکن برسرِ اقتدار اصحاب حل و عقد نے اسے متنازعہ بنا کر پس پشت ڈالا۔ جونیجو حکومت نے بھی شریعت بل کے معاملے میں کوئی توجہ نہ دی بلکہ علماء کے متفقہ شریعت بل کو متنازعہ قرار دینے پر اصرار کیا۔ بے نظیر حکومت نے

توشریعت کے ساتھ انتہائی گستاخانہ رویّہ اپنائے رکھا اور اسلامی حدود کے خلاف ہرزہ سرائی کرتی رہی بلکہ اس کے خلاف سرکاری طور پر مہم چلائی اور خاص کر مغرب زدہ عورتوں کو استعمال کیا اور انکو سڑکوں پر لاکر یہ ثابت کرنا چاہا کہ عورتیں شریعت کو ناپسند کرتی ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ نام نہاد تنظیموں کی طرف سے جلسے اور جلوس نکلوائے۔ شریعت کے خلاف انکی پالیسیوں کی وجہ سے عام انتخابات میں عوام نے انہیں مسترد کردیا اور ایک ایسی جماعت کو ووٹ دیئے جو اسلامی جمہوری اتحاد کے نام سے موسوم ہے اور اس جماعت نے اپنی انتخابی مہم میں شریعت کے نفاذ کو پہلی ترجیح دی اور وعدہ کیا کہ ہم برسرِاقتدار آکر پہلا کام نفاذِ شریعت کا کریں گے۔

اب جب کہ یہ جماعت برسرِاقتدار ہے اور بااختیار بھی ہے اور اسمبلی میں انہیں اکثریت بھی حاصل ہے لیکن شریعت بل کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے جو سابقہ حکومتیں کرتی آئی ہیں اب جب کہ یہ تمام علماء اور مسلکوں کا متفقہ بل ہے اس لیے فوراً اسمبلی میں پیش کرکے اسے منظور کرلینا چاہیئے۔ وزیرِاعظم میاں نواز شریف بارہا اس بات کا اعادہ بھی کرچکے ہیں کہ اسلامی قوانین کا نفاذ ہماری پہلی ترجیح ہے لیکن شریعت بل کے بارے میں پس وپیش سمجھ سے بالاتر ہے۔

ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ اسمبلی کے موجودہ اجلاسوں میں ہی شریعت بل کو منظور کیا جائے اور ماہِ رمضان المبارک میں اس مبارک کام کو کرگزرنا چاہیئے

اگر شریعت بل کو مزید ٹالا گیا اور تاخیر کی گئی تو عوام موجودہ حکومت سے بھی بد دل ہوجائے گی اور اس سے جو امیدیں وابستہ کررکھی ہیں وہ خاک میں مل جائیں گی اور ان کا حشر سابقہ حکومتوں سے بھی بدتر ہوگا۔

امید ہے وزیرِاعظم پاکستان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے اور احسن طریق سے اسے عملی جامہ پہنائیں گے خاص کر شریعت کے نفاذ کو اولیت دیں گے۔